

# باب 1

## معاشی جائزہ



## 1 معاشی جائزہ

### 1.1 عمومی جائزہ

#### جدول 1.1: منتخب معاشی اظہارے

م 19ء	م 20ء	م 21ء	شرح نمو* (فیصد)
2.1	-0.5	3.9	حقیقی جی ڈی پی الف
0.6	3.3	2.8	زراعت
-1.6	-3.8	3.6	صنعت
-2.3	-9.8	14.9	جس میں: ایل ایس ایم
3.8	-0.6	4.4	خدمات
6.8	10.7	8.9	مساق (مدنی اوسط) الف
11.6	2.9	11.2	نئی شعبے کا قرض ۳
11.3	17.5	16.2	رہساز (ایم ٹی) ۳
-2.1	-7.1	13.7	برآمدات ۳
-6.8	-15.9	23.3	درآمدات ۳
-0.3	4.4	18.4	ٹیکس حاصل - ایف بی آر ۳
-24.1	-4.8	6.7	شرح مبادلہ (+ اضافہ -) کی فیصد ۳
12.25	7.0	7.0	پالیسی ریٹ ۳
ارب ڈالر			
7.3	12.1	17.3	اسٹیٹ بینک کے ذخائر (ختم مدت) ۳
21.7	23.1	29.4	کارکنوں کی ترسیلات زر ۳
-13.4	-4.4	-1.9	جاری کھاتے کا توازن ۳
فیصد جی ڈی پی			
-9	-8.1	-7.1	مالیاتی توازن ۳
-4.8	-1.7	-0.6	جاری کھاتے کا توازن
15.6	15.3	15.2	سرمایہ کاری الف

\* مالی سال 19ء، مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو اور اس کے ذیلی اجزاء سے متعلق اعداد و شمار بالترتیب حتمی، نظر ثانی شدہ اور عبوری تخمینوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

ماخذ: الف پاکستان دفتر شماریات؛ ب اسٹیٹ بینک؛ ج فیڈرل بورڈ آف ریونیو؛ وزارت خزانہ

مارچ 2020ء میں وبا پھیلنے کے بعد پالیسی تحریک کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے مختلف پالیسی طریقوں کے ذریعے سیالیت کی بھرپور معاونت فراہم کی جو مالی سال 21ء کے آخر تک جی ڈی پی کا لگ بھگ 5 فیصد تھی۔ روزگار اور نظام صحت کو بہتر بنانے اور معیشت میں طویل مدتی سرمایہ کاری کو تحریک دینے کے لیے نو ما کار ای اسکیمیں متعارف کرائی گئیں (شکل 1.3)۔ خاص طور پر روزگار اسکیم نے کاروباری اداروں کو پے رول معاونت مہیا کی تاکہ وہ اپنے ملازمین کو

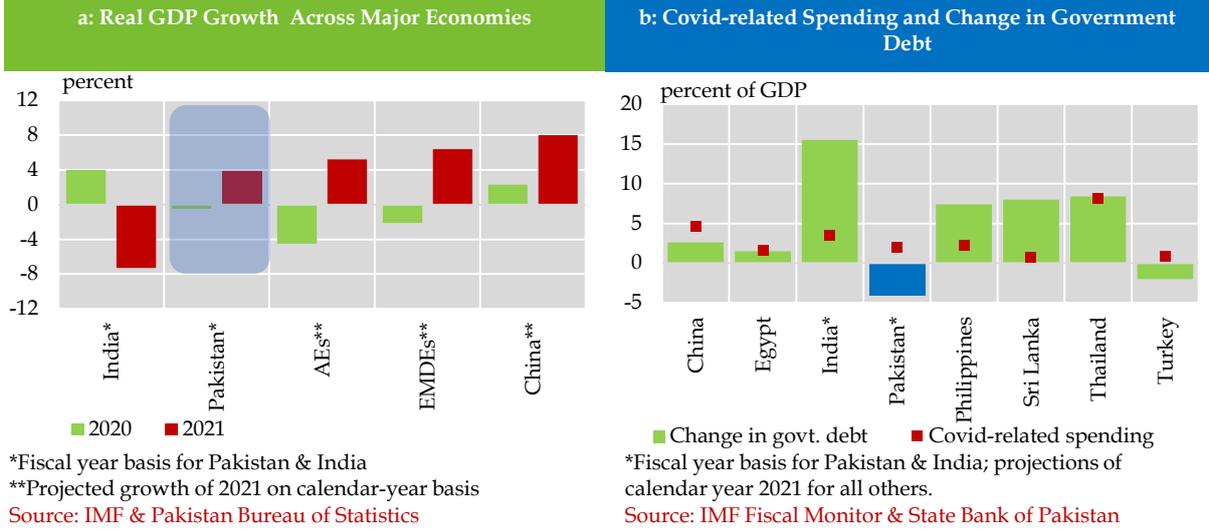
مالی سال 20ء میں کووڈ کی بنا پر سست روی کے بعد مالی سال 21ء کے دوران پاکستان کی معیشت میں بحالی آئی اور حقیقی جی ڈی پی نمو بڑھ کر 3.9 فیصد ہو گئی (جدول 1.1)۔ یہ نمو جڑواں خساروں میں اضافے کے بغیر حاصل کی گئی۔ جاری کھاتے کا خسارہ دس سال کی پست ترین سطح تک گر گیا اور اس نے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ کووڈ سے متعلق اخراجات کے باوجود مالیاتی خسارہ کچھ کم ہوا جس سے سرکاری تاجی ڈی پی میں کمی آئی۔ مستحکم توڑی مہنگائی کی بنا پر عمومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں بھی کچھ نرمی دیکھی گئی، گو کہ قیمتوں کی مجموعی سطح، خصوصاً غذائی اشیاء کی قیمتوں کے حوالے سے، رسدی مشکلات کی بنا پر بلند رہی۔

جولائی 2020ء سے جون 2021ء کے دوران حقیقی معاشی سرگرمیوں، برآمدات اور سرکاری قرض اکٹھا ہونے کے لحاظ سے بھی پاکستان کی کارکردگی پیشتر دیگر ممالک سے بہتر رہی (شکل 1.1)۔ یہ کارکردگی دو اہم عوامل کی بنا پر ممکن ہوئی: (i) نقل و حرکت پر مخصوص پابندیوں کے ساتھ کووڈ 19 کی کئی لہروں سے نبرد آزما ہونے میں ملک کی کامیابی؛ اور (ii) ایک فوری، مربوط اور تیز بہد زری اور مالیاتی اقدام، جس کا مقصد معاشی نمو اور لوگوں کے روزگار پر کووڈ کے اثر کا مقابلہ کرنا تھا۔

مالی سال 21ء کے دوران پاکستان وبا کی دو لہروں سے کامیابی سے نکل آیا اور صنعتوں اور خدمات کی سہولتوں پر بڑے پیمانے پر بندشیں عائد نہیں کی گئیں۔ ایس او پیز کی سخت پابندیوں پر حکام کے زور دینے، اسمارٹ لاک ڈاؤن اور کنٹیکٹ ٹریسنگ سے خصوصاً تیسری لہر کے دوران بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے میں مدد ملی (شکل 1.2)۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ کووڈ 19 سے مؤثر طور پر نمٹنے کے حوالے سے پاکستان بہترین کارکردگی دکھانے والے ممالک میں شامل تھا۔ 1 مزید برآں، مارچ 2021ء اور اس کے بعد سے کووڈ ویکسین اور اس کی رفتار اور کوریج میں تدریج تیزی نے مددگار معاشی پالیسیوں کے ہمراہ معاشی رفتار کو قائم رکھنے میں مدد دی۔

1 گلوبل نارملسی انڈیکس، اکانومسٹ (www.economist.com)۔

شکل 1.1: کووڈ کے دوران جی ڈی پی موارد قرض میں اضافہ



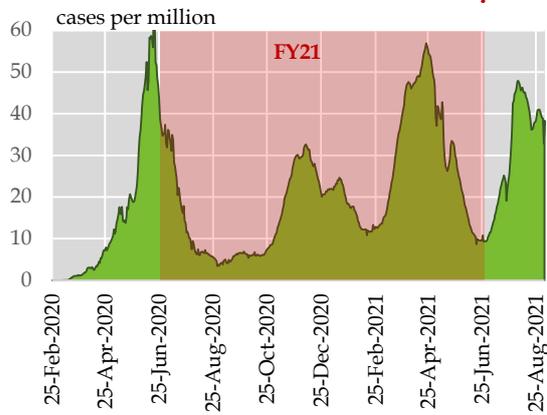
کے پیکیج اور روزگار اسکیم میں اسٹیٹ بینک کی منظور کردہ کل درخواستوں میں مائیکرو فنانس اداروں کا تقریباً 94.1 فیصد اور 74.4 فیصد حصہ تھا اور ان اسکیموں سے کاروباری اداروں کے حاصل کردہ اصل فوائد میں ان کا لگ بھگ پانچواں حصہ تھا۔

زری تحریک کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے معاشی سرگرمیوں کو بڑھانے کے لیے دیگر پالیسی اقدامات بھی کیے۔ ان میں مندرجہ ذیل شامل تھے: (i) کووڈ کی بنا پر نقل و حرکت کی پابندیوں میں معیشت کی ڈیجیٹائزیشن بڑھانے کے اقدامات؛ (ii) برآمد کنندگان اور درآمد کنندگان کے لیے قرضے کی شرائط میں نرمی؛ (iii) ہاؤسنگ اور تعمیرات فنانس کی ترغیبات؛ اور (iv) مستقبل کے زری پالیسی موقف کے ابلاغ کے طور پر بیٹنگی رہنمائی کا طریقہ اختیار کرنا تاکہ کووڈ کی بنا پر پیدا ہونے والی غیر یقینی کیفیت سے نمٹا جاسکے اور معاشی فیصلہ سازی میں آسانی ہو۔

اسی طرح حکومت نے معاشی تحریک پیکیج کے ذریعے ضرورت مند لوگوں کو جی ڈی پی کے لگ بھگ 2 فیصد کے مساوی مالیاتی اعانت فراہم کی جس میں نقد کی ہنگامی منتقلی کے ذریعے ڈیڑھ کروڑ سے زائد کنبوں کا احاطہ کیا گیا۔ اہم بات یہ ہے کہ پاکستان کی اس ہنگامی نقد امداد کو عالمی طور پر کامیاب تسلیم کیا گیا اور لوگوں کی تعداد کے لحاظ سے چوتھا اور آبادی کے حصے کے لحاظ سے تیسرا درجہ دیا گیا۔<sup>2</sup> معاشی تحریک پیکیج میں مالی سال 21ء کے دوران زراعت، اشیاء سازی

برقرار رکھ سکیں اور یہ اسکیم فرموں کو معیشت کے دوبارہ کھلنے کے فوراً بعد اپنے کام کا دوبارہ آغاز کرنے میں مدد دینے کے لیے بہت اہم ثابت ہوئی۔ اسی طرح قرضوں کے مؤخر کیے جانے اور ان کی تشکیل نو سے فرموں اور صارفین کی سیالیت کی صورت حال مضبوط ہوئی جس سے نادہنگی کو روکنے میں مدد ملی۔ اس دوران عارضی معاشی ریلیف سہولت (ٹی ای آر ایف) سے معیشت میں طویل مدتی پیداواری استعداد کو فائدہ پہنچا۔ اسٹیٹ بینک نے ایک گنجائشی زری موقف قائم رکھا اور مالی سال 21ء کے دوران پالیسی ریٹ کو تبدیل نہیں کیا جبکہ مارچ تا جون 2020ء کے دوران 625 بی پی ایس کی کمی کی گئی تھی۔

شکل 1.2: پاکستان، کووڈ کے نئے کیسز

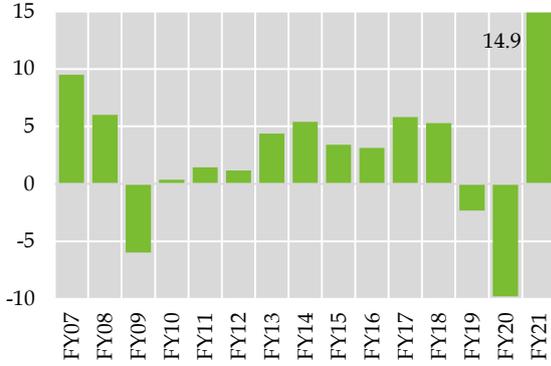


اہم بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کی سیالیت کی امداد سے چھوٹے اور بڑے کاروباری اداروں دونوں کو تحفظ ملا۔ خاص طور پر قرضے کے التوا اور تشکیل نو

<sup>2</sup> تخفیف غربت اور سماجی تحفظ ڈویژن:

ہوں گی۔ یہ نمو و وسیع البنیاد تھی جس میں صنعت اور تھوک اور خوردہ تجارت کی خدمات کا بڑا حصہ تھا۔ سازگار طلبی اور رسدی حرکیات نیز کوڈ کی بنا پر ہونے والے پچھلے سال کے سکڑاؤ کی پست اساس کے نتیجے میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں 14.9 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا اور بعض کلیدی صنعتوں جیسے ٹیکسٹائل، غذا، سینٹ، کھاد اور کیمیکلز کی پیداوار بلند نمو کے برسوں مالی سال 17ء اور مالی سال 18ء کے ریکارڈ سے بھی تجاوز کر گئی (ٹھکل 1.4)۔ تعمیراتی سرگرمیوں کو پالیسی کے حوالے سے کی جانے والی کوششوں نیز گذشتہ برسوں کی جمع شدہ طلب سے فائدہ پہنچا۔ سازگار پالیسی ماحول نے بھی مال سال 21ء کے دوران کاروباری اعتماد کو بڑھایا (ٹھکل 1.5)۔ پالیسی تعاون کے علاوہ کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافے اور اہم فصلوں کی پیداوار میں نمایاں اضافے نے بھی دیہی آمدنی کو بڑھایا جس سے صارفین کی طلب کو مزید تحریک ملی۔

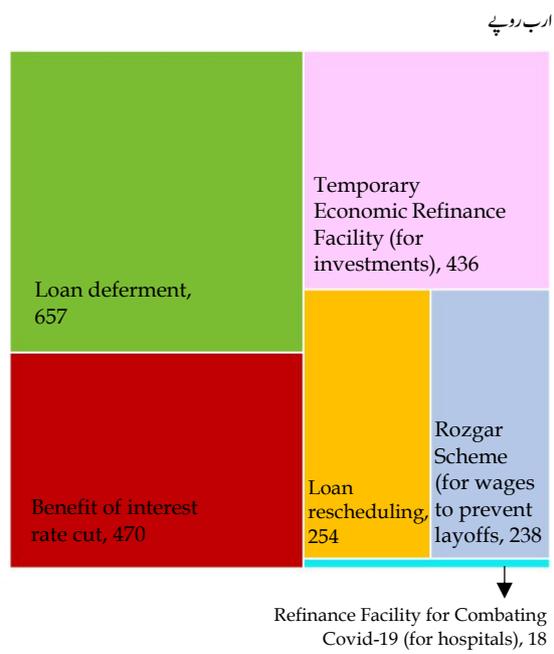
ٹھکل 1.4: پاکستان میں سالانہ ایل ایس ایم نمو  
فیصد تبدیلی سال بہ سال



Source: Pakistan Bureau of Statistics

اگرچہ زراعت کی نمو پچھلے سال سے تھوڑی کم تھی تاہم سال کے لیے طے کردہ ہدف کے مطابق رہی۔ خاص طور پر گندم، چاول اور مکئی کی پیداوار مالی سال 21ء کے دوران تاریخی سطح تک پہنچ گئی جبکہ گنا اپنی دوسری بلند ترین سطح پر پہنچا۔ ان فصلوں میں مجموعی اضافے نے کپاس کی پیداوار میں بڑی کمی کی تلافی کر دی۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبوں میں بہتری اور درآمدات میں تیزی نے تھوک اور خوردہ خدمات کی نمو کو مالی سال 21ء میں 14 سال کی بلند ترین سطح تک پہنچا دیا۔

ٹھکل 1.3: اسٹیٹ بینک کے اہم امدادی اقدامات کے سیالیتی اثر کا  
تخمینہ (30 جون 2021ء تک)\*



\* The overall size of SBP support is Rs 2,073 billion.  
Source: State Bank of Pakistan estimates

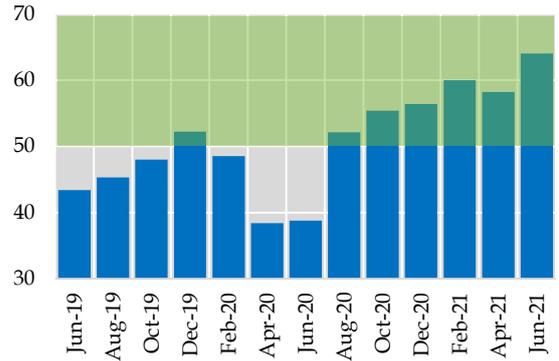
اور برآمدی شعبوں کی سرگرمیوں میں اضافہ کرنے کی ہدفی ترغیبات بھی شامل تھیں۔

گندم کی کم از کم امدادی قیمت میں نمایاں اضافے نیز خام مال اور مشینری کی رعایتی نرخوں پر دستیابی سے شعبہ زراعت کو مزید فائدہ پہنچا۔ مزید یہ کہ درآمد شدہ خام مال پر ڈیوٹی میں کمی اور بجلی کے نرخوں کی پیک اور شرح کے خاتمے سے اشیا ساز فرموں خصوصاً برآمدی یونٹوں کی پیداواری لاگت کم ہو گئی۔ جی ایس ٹی ری فنڈز کی فاسٹ ٹریڈنگ سے برآمدی شعبے کو مزید فائدہ ہوا۔ تعمیراتی سرگرمیوں کو تحریک دینے کے لیے حکومت نے ایمپنسٹی اسکیم کے تحت فوائد حاصل کرنے کی تاریخ میں جون 2021ء تک توسیع کر دی جبکہ اسٹیٹ بینک نے تعمیراتی مالکاری کی فراہمی کے لیے بینکوں کے لازمی اہداف نافذ کر دیے۔

مالی سال 21ء میں حقیقی جی ڈی پی کی تیزی سے بحالی میں پالیسی کے حوالے سے کی جانے والی یہ کوششیں بہت اہم ثابت اور توقع سے بڑھ کر ثمر آور ثابت

جنوری 2021ء کے زری پالیسی بیان میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے پیشگی رہنمائی کے اجرا سے قرضے اور مالی بازار کے مجموعی حالات مزید سازگار ہو گئے۔ اس رہنمائی سے یہ تشفی ہوئی کہ اگر کوئی نادیدہ منفی حالات رونما نہ ہوئے تو مستقبل قریب میں موجودہ زری پالیسی کیفیت کا تسلسل رہے گا۔ اس رہنمائی کو اس کے بعد ہونے والے ایم پی سی کے اجلاسوں میں تقویت دی گئی جس سے ثانوی بازار کی یافتوں میں نرمی لانے میں مدد ملی اور اس کے نتیجے میں وسط مدت اور طویل مدت آلات کی نیلامیوں میں شرکت بڑھ گئی۔ خاص طور پر مالی سال 21ء کی چوتھی سہ ماہی میں معینہ شرح پی آئی بی میں مارکیٹ کی شرکت بڑھی جبکہ تیسری سہ ماہی تک پست رہی تھی۔

شکل 1.5: پاکستان میں اعتماد کاروبار کارخانہ  
انڈیکس پوائنٹس



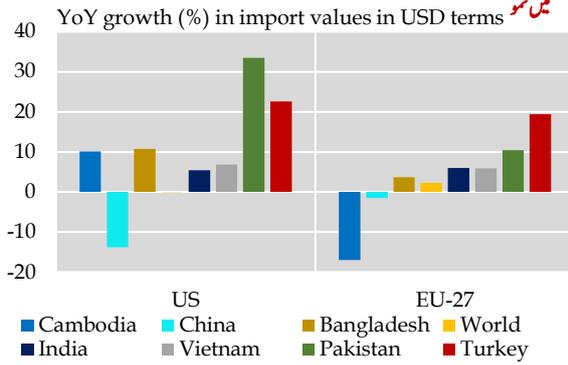
Source: State Bank of Pakistan

یہ دور اندیشی پر مبنی پالیسی سازی تھی جو اقتصادی عدم توازن کو بدتر کیے بغیر معاشی بحالی پر منتج ہوئی۔ اول، مالی سال 21ء کے دوران بیرونی کھاتہ خاصا بہتر ہوا کیونکہ جاری کھاتے کا خسارہ دس سال کی پست ترین سطح 1.9 ارب ڈالر تک گر گیا اور اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ ذخائر دوران سال 5.2 ارب ڈالر بڑھ گئے۔ یہ حوصلہ افزا نتیجہ کارکنوں کی ترسیلات زر اور بیرونی وصولیوں میں اضافے کے ہمراہ آئی ایم ایف اور دیگر قرض گاروں سے بیرونی مالکاری کی دستیابی، روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ میں آنے والی رقوم اور تین سال کے وقفے کے بعد یورو بانڈ کے اجرا کے باعث حاصل ہوا۔ بعض کاروباری حریف ممالک میں کووڈ سے متعلق لاک ڈاؤن کے سبب ان سے چھوٹے ہوئے کچھ آرڈرز حاصل ہونے کے علاوہ پالیسی میں توجہ کا مرکز یہ تھا کہ مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ نظام پر بدستور منسلک رہ کر؛ بجلی کے نرخوں میں کمی اور درآمد شدہ خام مال پر پست ڈیوٹیوں اور رعایتی قرضے کے ذریعے سستے خام مال کی فراہمی؛ اور جی ایس ٹی ری فنڈز کی فاسٹ ٹریڈنگ کی مدد سے پائیدار بنیادوں پر برآمدی مسابقت بہتر بنائی جائے۔ جولائی 2020ء سے جون 2021ء کے دوران پاکستان کی برآمدی کارکردگی دیگر بڑے عالمی برآمد کنندگان کے مقابلے میں کافی نمایاں تھی (شکل 1.6 الف)۔ یہ حقیقت خاص طور پر بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل میں عیاں تھی جن میں پاکستانی برآمد کنندگان اہم ممالک میں اپنا مارکیٹ کا حصہ بڑھانے میں کامیاب رہے (شکل 1.6 ب)۔

معاشی سرگرمی کی اس بحالی کو نجی شعبے کی جانب سے قرضے کے استعمال میں خاطر خواہ اضافے سے سہولت ملی۔ معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب بلند تھی اور یہ قرضے اس سطح کے قریب پہنچ گئے جو بلند نمو کے برسوں مالی سال 18-17ء میں دیکھی گئی تھی۔ اسٹیٹ بینک کی رعایتی نو مالکاری اسکیموں خصوصاً معارضی معاشی نو مالکاری سہولت (ٹی ای آر ایف) کے تحت طویل مدتی سرمایہ کاری نے معینہ سرمایہ کاری قرضوں کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس اسکیم کا سب سے زیادہ فائدہ ٹیکسٹائل کے شعبے کو ہوا جس کے بعد غذائی صنعت نے فائدہ اٹھایا۔ مزید برآں، مالی سال 21ء میں مالکاری کی کم لاگت نے صارفین نو مالکاری بڑھادی اور گاڑیوں کے قرضوں میں بڑا اضافہ ہوا جسے نئی کاروں کے ماڈلز کے باعث بلند طلب، پچھلے برس کی ملتی کی ہوئی خریداریوں اور ٹریڈر پر سبسڈی سے تقویت ملی۔ مالی سال 21ء کے دوران جاری سرمائے کے قرضے بحال ہوئے اور غیر ایشیاز شعبے، زراعت، بجلی اور تھوک اور خردہ تجارت کی جانب سے کافی طلب دیکھی گئی۔ اس دوران اسٹیٹ بینک کی جانب سے لازمی اہداف اور مالکاری کی کم لاگت نے ہاؤسنگ اور تعمیرات کے قرضوں کو تحریک دی۔

مالی سال 21ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں کی بحالی کے ساتھ رسد زر کی نمو بھی بلند رہی، گو کہ وہ پچھلے سال سے تھوڑی کم تھی۔ بیرونی مالکاری کی بہتر دستیابی کے باعث بینکاری نظام سے حکومت کی قرض گیری کچھ کم ہوئی۔ حکومت اسٹیٹ بینک سے صفر قرض گیری کے عزم پر قائم رہی اور اپنی مالکاری کی ضروریات کمرشل بینکوں کی جانب منتقل کر دیں۔ دوسری جانب بیرونی کھاتے کی سازگار صورت حال اور زر مبادلہ کے ذخائر بڑھنے کے پیش نظر خالص بیرونی اثاثے تیزی سے بڑھے۔

شکل 1.6 ب: جولائی 2020ء تا جون 2021ء میں امریکہ، یورپی یونین کی بلوسات کی درآمد میں نمو

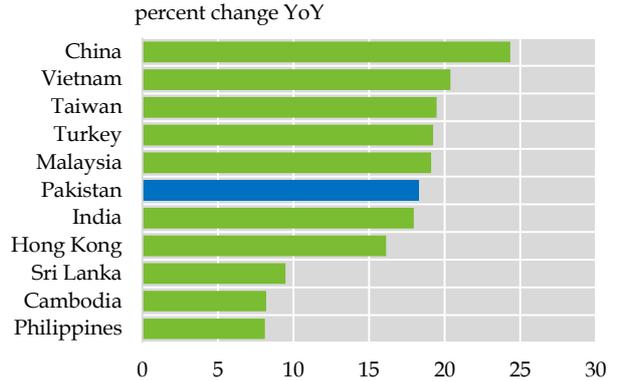


Source: OTEXA (US Dept. of Commerce), Eurostat & Haver Analytics

تحریک ہیکسج اور معیشت کے مختلف شعبوں کی اعانت کے اخراجات کی ترجیحات تبدیل ہوئیں اور غیر سودی جاری اخراجات محدود کیے گئے۔ اہم بات یہ ہے کہ اس رڈوبدل کا ترقیاتی اخراجات پر اثر نہیں پڑا جو گذشتہ تین برسوں کے دوران مسلسل گھٹنے کے بعد کسی قدر بحال ہو گئے۔ تاہم حکومت کو سرکلر ڈیٹ مینجمنٹ پلان کے تحت بجلی کے خود مختار اداروں (آئی پی پی) اور پاور ہولڈنگ پرائیویٹ لمیٹڈ (پی ایچ پی ایل) کے گردشی قرضے کو جزو اچکتا کرنے کے لیے بجلی کے شعبے کو زر اعانت دینا پڑا۔ اسی طرح گھائے میں جانے والے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ای) کا مالیاتی بوجھ مالیاتی کھاتے پر دباؤ ڈالتا رہا۔ محاصل کے حوالے سے دیکھیں تو درآمدات میں اضافے کے ہمراہ معاشی سرگرمی میں تیزی آنے اور ٹیکس انتظام کو ہموار کرنے کی کوششوں سے ایف بی آر کی ٹیکس وصولی کافی بڑھ گئی۔

سوم، بنیادی توازن میں بہتری کے باعث مالی سال 21ء میں سرکاری قرضے کی حرکیات بہتر ہوئیں۔ قرض جمع ہونے کا عمل تین سال کی پست ترین سطح تک گر گیا؛ قرضے کا خاکہ عرصیت مزید بہتر ہوا جس کے قرضے کی پائیداری کے لیے سازگار مضمرات تھے اور مالکاری ذرائع میں تنوع لانا ممکن ہوا۔ قرضے کے بوجھ میں کمی جڑواں خساروں میں بہتری اور ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر بڑھنے کی وجہ سے آئی۔ سرکاری قرض تاجی ڈی پی کا تناسب مالی سال 21ء میں کم ہو کر 83.5 فیصد رہ گیا جبکہ پچھلے برس 87.6 فیصد تھا۔ تاہم سودی ادائیگیاں تا ٹیکس محاصل تناسب، جو گذشتہ سال 65.5 فیصد سے گھٹ کر 57.7 فیصد ہو گیا، میں کمی کے باوجود سودی اخراجات ٹیکس محاصل کا بڑا حصہ

شکل 1.6 الف: جولائی 2020ء تا جون 2021ء کے دوران اہم ابھرتی ہوئی منڈیوں کی برآمدی نمو

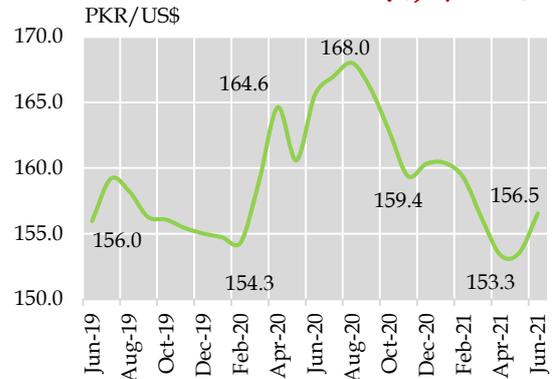


Source: Haver Analytics

عملاً ان ذرائع سے آنے والی زر مبادلہ وصولیوں نے درآمدی ادائیگیوں میں نمایاں اضافے کی جزو اتلائی کر دی۔ معاشی سرگرمی میں تیزی، گندم، چینی اور کپاس میں رسدی دشواریوں اور اجناس کی بلند عالمی قیمتوں، سب نے درآمدات بڑھانے میں حصہ ڈالا۔ سال کے آخر میں یہ دباؤ اور زیادہ نمایاں ہو گیا اور اس کی عکاسی شرح مبادلہ کے اتار چڑھاؤ میں ہوئی: جولائی تا مارچ کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپیہ 10 فیصد بڑھنے کے بعد چوتھی سہ ماہی کے دوران 3 فیصد کم ہو گیا۔ لہذا روپیہ کی حرکت منظم انداز میں دونوں سمتوں میں ہے اور وہ تجارتی خسارے میں رڈوبدل کے مطابق عمل کرتے ہوئے دھچکے کو جذب کرنے کا کام انجام دے رہا ہے (شکل 1.7)۔

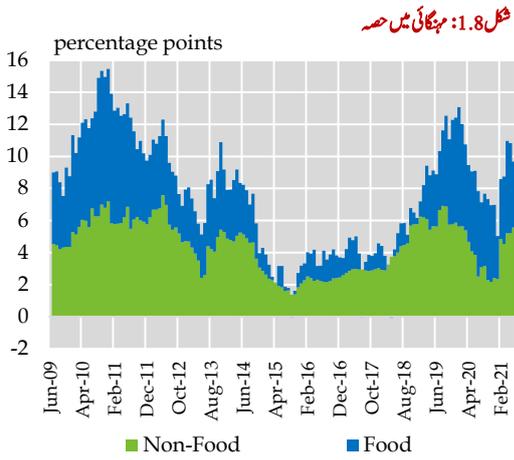
دوم، مالی سال 21ء کے دوران مالیاتی یکجائی کی کوششیں جاری رہیں جن کے نتیجے میں مالیاتی خسارے میں جی ڈی پی کے 7.1 فیصد کمی ہوئی جو پچھلے سال 8.1 فیصد تھی۔ پالیسی کی کاوشوں کے باعث سماجی تحفظ کے اقدامات، معاشی

شکل 1.7 الف: اوسط ماہانہ شرح مبادلہ \*



\*Mark to market

Source: State Bank of Pakistan



Source: Pakistan Bureau of Statistics

طلب کی پیش گوئیاں بہتر بنانے کے لیے انسانی سرمائے میں سرمایہ کاری ہو، سرکاری شعبے کے اداروں میں خریداری میں تاخیر سے نمٹا جائے اور بروقت درآمدات کا بندوبست کرنے کے لیے طریقہ کار کی رکاوٹیں دور کی جائیں۔<sup>3</sup>

اس کے علاوہ وسط تا طویل مدت میں نمو کی موجودہ رفتار کو برقرار رکھنے اور بہتر بنانے کے لیے عمیق ساختی رکاوٹوں سے نمٹنا بے حد ضروری ہے۔ اس سلسلے میں ذیل میں کچھ مشکلات بیان کی جا رہی ہیں جو فوری پالیسی توجہ کی مستحق ہیں۔ ایک تو اہم فصلوں خصوصاً کپاس کی مسلسل کم یانٹوں نے شعبہ زراعت کی نمو کو سکڑ دیا ہے (شکل 1.9 الف)۔ اہم بات یہ ہے کہ پاکستان میں کپاس کی یانٹیں دیگر اہم پیدا کنندگان سے کافی کم ہیں۔ تصدیق شدہ بیجوں، پانی کی قلت، ماحولیاتی تبدیلی، ناکافی توسیعی سہولتوں اور متعلقہ محکموں کی ناقص ضوابطی نگرانی جیسے معیاری ان پٹس سے منسلک ناکافی دستیابی اور فراہمی کے مسائل اس ناقص کارکردگی کا باعث بنے ہیں۔ اہم فصلوں کی یانٹوں کے زوال پذیر رجحان کو روکنے کے لیے حکومت نے دوران سال مختلف اعانتی اقدامات متعارف کرائے جس میں خام مال کی رعایتی دستیابی اور گندم کی کم از کم امدادی قیمتوں میں اضافہ شامل تھا۔ ان مسائل کا طویل مدتی حل ایک کثیر جہتی پالیسی کاوش میں مضمر ہے جس میں سرکاری اور نجی تحقیقی اداروں میں تحقیق و ترقی کے موجودہ نظام کو نمایاں طور پر بہتر بنانا، انسانی اور طبیعی وسائل کی رکاوٹوں سے نمٹنا، کیڑے مکوڑوں اور ماحولیاتی تبدیلی کی مزاحمت کرنے والے بیجوں کی نئی اقسام کی تیاری اور بیجوں کی مارکیٹ کے قواعد و ضوابط کا سختی سے نفاذ شامل ہو۔

صرف کرتے رہے۔ اس دوران متنوع قرضہ جاتی آلات کے ذریعے خاکہ عرصیت میں بہتری لائی گئی۔ ان آلات میں نیا پاکستان سرٹیفکیٹس شامل ہیں جو زیادہ تر غیر مقیم پاکستانیوں سے سرمایہ کاری لانے کے لیے جاری کیے گئے اور جن سے مالی سال 21ء میں 1.0 ارب ڈالر آئے۔ مزید برآں، تین سال کے وقفے کے بعد یورو بانڈ کے ذریعے بھی 2.5 ارب ڈالر لائے گئے۔ ملکی بازار قرضہ میں سہ ماہی کو پن ادا نیگیوں کے ساتھ رواں شرح کے پی آئی بیز جاری کیے گئے۔

چہارم، مالی سال 21ء میں اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کم ہو کر 8.9 فیصد ہو گئی جو اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی کی حدود 7-9 فیصد کے اندر ہے۔ ملکی طلب کے دوبارہ سر ابھارنے سے مہنگائی کا دباؤ نہیں آیا کیونکہ معیشت میں کچھ فاضل استعداد موجود تھی۔ جہاں تک رسد کا تعلق ہے، تلف پذیر غذائی مصنوعات کی وافر دستیابی اور ٹیکس رعایت کے اقدامات سے مہنگائی قابو میں رہی۔ علاوہ ازیں روپے کی شرح مبادلہ میں اضافے نے اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں کچھ اضافہ جذب کرنے میں مدد دی۔ تاہم دوران سال مہنگائی تغیر پذیر رہی۔ جنوری 2021ء میں بجلی کے نرخوں میں اضافے اور ایندھن کی قیمتیں بڑھنے سے مارچ 2021ء سے مہنگائی کا دباؤ ابھرنے لگا جس نے مالی سال 21ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران اوسط مہنگائی کو 10.6 فیصد تک پہنچا دیا جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں یہ 8.9 فیصد تھی۔ علاوہ ازیں، اگرچہ مہنگائی کا مضمر دباؤ قابو میں رہا تاہم مالی سال 21ء کے دوران مہنگائی میں سب سے زیادہ اضافہ غذائی گروپ کی وجہ سے ہوا جس کا بنیادی سبب غیر تلف پذیر ایشیا میں رسدی مسائل تھے۔ غذائی ایشیا کے اندر گندم اور چینی میں نرخوں کا دباؤ واضح تھا۔ مزید یہ کہ رسد کے اس فرق کو پورا کرنے کے لیے ایک ایسے وقت درآمدات کرنی پڑیں جب اجناس کی عالمی قیمتیں خاصی بڑھ چکی تھیں۔

مالی سال 21ء میں بلند غذائی گرانی پاکستان میں دراصل ایک بار بار سامنے آنے والا واقعہ ہے (شکل 1.8)۔ مارکیٹ میں غذائی ایشیا کی دستیابی کو یقینی بنا کر اس مسئلے کو حل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ صارف اشاریہ قیمت مہنگائی پر اس کا اثر کسی حد تک کم کیا جاسکے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ فصلوں کی تیاری کے مرحلے پر ان کی باقاعدہ، بروقت اور صحیح نگرانی کی جائے؛ اہم اجناس کے لیے

<sup>3</sup> تفصیلات کے لیے دیکھیے اے خالد اور صباحت (2020ء)۔ Price Stabilization Mechanism in Pakistan's Food Market: Exploring Issues and Potential Challenges۔

بہر حال اس وقت ملکی وسائل اتنے نہیں کہ ضروری سرمایہ کاریاں کی جاسکیں۔ مالیاتی کھاتے میں واضح بہتری کے لیے ٹیکس محاصل میں پائیدار اضافہ درکار ہے۔ بڑھتے ہوئے مالیاتی عدم توازن اور چھوٹی ٹیکس اساس کے مسائل سے نمٹنے کے لیے پاکستان نے گذشتہ چند برسوں سے ٹیکس پالیسی اصلاحات شروع کر رکھی ہیں۔ کچھ اہم اصلاحات میں ترجیحی جی ایس ٹی شرحوں کا خاتمہ، انکم ٹیکس مستثنیات کا مرحلہ وار خاتمہ، ٹیکس انتظام کی کوششوں کو تقویت دینا اور ٹیکس قواعد و ضوابط کو آسان بنانا شامل ہیں۔ پاکستان کی ٹیکس تاجی ڈی پی شرح گذشتہ کچھ برسوں میں کم ہو کر 11 فیصد ہو گئی ہے جبکہ مالی سال 18-16ء کے دوران تھوڑی بڑھی تھی (شکل 1.9 د)۔ ٹیکس اساس میں پائیدار اضافے کے لیے ان کاوشوں کا دائرہ وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ مزید یہ کہ سرکاری سرمایہ کاری، جس کی بے حد ضرورت ہے، شروع کرنے اور معیشت کو بردھان فراہم کرنے کے لیے پائیدار بنیادی فاضل رقوم درکار ہیں۔ مسلسل بڑے مالیاتی خساروں نے ملک کے سرکاری قرض کو بلند سطح پر پہنچا دیا ہے جبکہ اس کے نتیجے میں قرض کی واپسی میں اضافے نے حکومت کی سرکاری سرمایہ کاری کرنے کی صلاحیت محدود کر دی ہے اور نجی سرمایہ کاری کی بھی حوصلہ شکنی ہو سکتی ہے۔

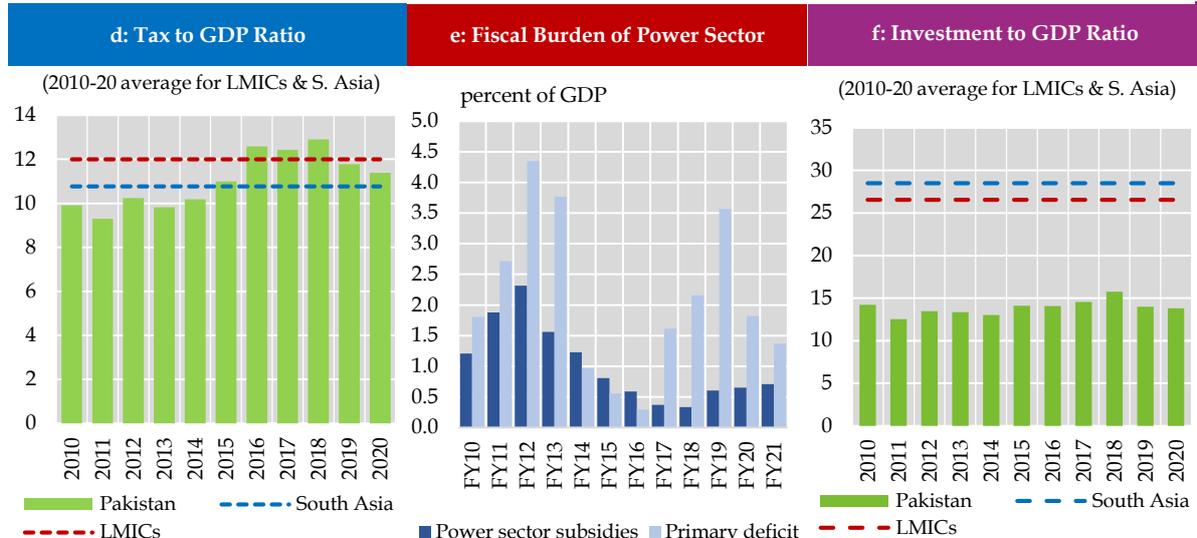
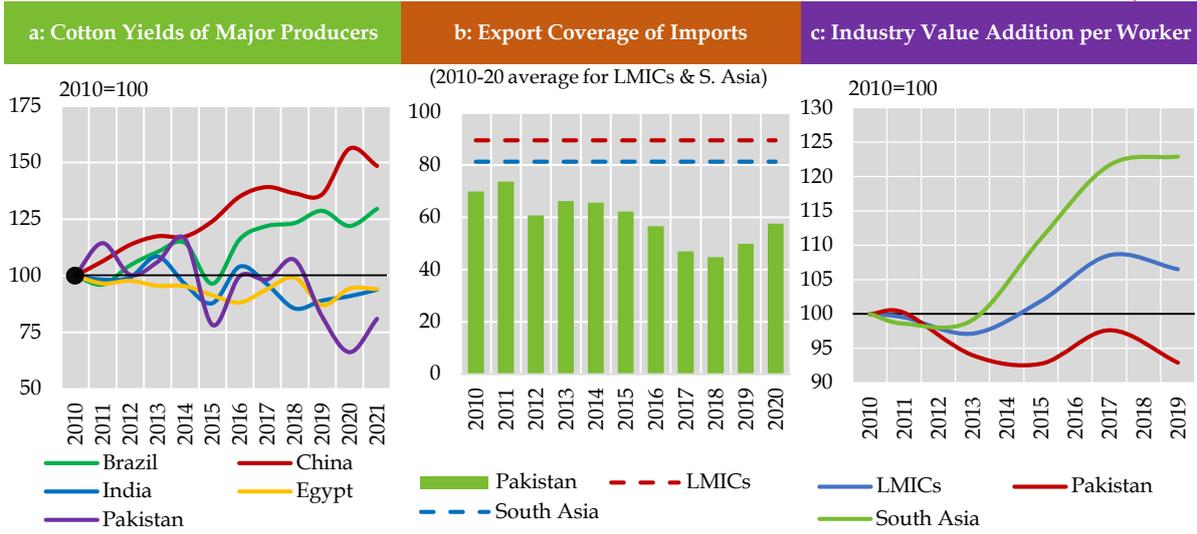
ساتھ ہی اخراجات کے حوالے سے سرکاری ملکی اداروں میں ناقص کارکردگی سے نمٹتے ہوئے غیر سودی جاریہ مصارف پر قابو پانے کے لیے مربوط کوششوں کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر شعبہ توانائی کو دی جانے والی زر اعانت کا حجم اور چند بڑے سرکاری کاروباری اداروں کا مسلسل مالیاتی بوجھ بہت تشویشناک ہو گیا ہے (شکل 1.9 ہ)۔ ملک میں مجموعی زر اعانت کا تقریباً 80 فیصد بجلی کے شعبے کو جاتا ہے۔ مزید برآں، زر اعانت میں اس شعبے کا حصہ صرف پانچ سال میں تقریباً گنا ہو گیا ہے۔ شعبہ توانائی کے گردشی قرضے میں مسلسل اضافے کو روکنے کے لیے حکومت نے مالی سال 21ء میں سرکلر ڈیٹ میینٹ پلان (سی ڈی ایم پی) شروع کیا ہے جبکہ گھائے میں جانے والے سرکاری ملکی اداروں کی تشکیل نو کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ نظم و نسق کی

دوسرے، ملک کی برآمدی آمدنی اور درآمدی ادائیگیوں کے درمیان عدم مطابقت بیرونی شعبے کے استحکام کے نقطہ نظر سے باعث تشویش ہے۔ یہ قابل ذکر ہے کہ برآمدی وصولیاں مالی سال 21ء میں تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہیں اور بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل اشیا کی کارکردگی دیگر اہم برآمد کنندگان کے مقابلے میں بھی کافی مضبوط ہے۔ نیز مالی سال 21ء کے دوران ملک کی زرمبادلہ آمدنی میں تنوع آیا اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں ریکارڈ اضافے کے علاوہ اطلاعی، مواصلاتی اور ٹیکنالوجی کی برآمدات بڑھ گئیں۔ اس کے باوجود برآمدات کے ذریعے درآمدات کا احاطہ ابھی تک 60 فیصد سے کم ہے جو بعض ہمسر معیشتوں بشمول جنوبی ایشیا کی معیشتوں کی اوسط سے بھی نیچے ہے (شکل 1.9 ب)۔ کئی عوامل اس صورت حال کی وضاحت کرتے ہیں جن میں مصنوعات کا پست معیار، مصنوعات اور مارکیٹ کا ناکافی تنوع، قدری زنجیروں کے ذریعے عالمی منڈی سے محدود ارتباط اور نئے کاروباری اداروں اور بین الاقوامی تصدیق ناموں کا فقدان شامل ہیں۔ صرف چند مارکیٹوں اور مصنوعات میں ملک کی برآمدات کے ارتکاز اس کی بلند نمو حاصل کرنے کی صلاحیت محدود کر دی ہے۔ اس تناظر میں مذکورہ بالا ساختی مسائل سے نمٹنے کے لیے ایک طویل مدتی پالیسی فریم ورک متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔

علاوہ ازیں، قلیل زرمبادلہ آمدنی پر دباؤ کو جزوی طور پر اس طرح کم کیا جاسکتا ہے کہ درآمدی تبدل اور صنعت کاری کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کا نظام اس سلسلے میں اہم پیش رفت ہے۔ مزید پالیسی تعاون اس طرح فراہم کیا جاسکتا ہے کہ ان شعبوں میں ملکی پیداوار کی حوصلہ افزائی کی جائے جن میں اعلیٰ درجے کی تکنیکی ترقی درکار نہیں جیسے ہلکی انجینئرنگ صنعتیں اور ٹیلی مواصلاتی مشینری و آلات۔

ملک میں لیبر کی پست پیداواریت کی بنا پر قابل برآمد مصنوعات کا معیار بھی اکثر متاثر ہوتا ہے۔ مختلف ملکوں کے مابین موازنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں لیبر کی پیداواریت ہمسرا بھرتے ہوئے ممالک کے اندر پست ترین میں سے ہے۔ مزید برآں، پاکستان میں پیداواریت پچھلے دس برسوں میں کم ہوئی ہے اور اب بھی 2010ء کی سطح سے کم ہے (شکل 1.9 ج)۔ اس ساختی نقص کو دور کرنے کے لیے معیاری تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت میں سرمایہ کاری کے ہمراہ ٹیکنالوجی، تحقیق و ترقی اور صحت میں سرمایہ کاری پر جتنا زور دیا جائے کم ہے۔

شکل 1.9: پاکستان کی معیشت میں ساختی رکاوٹیں



Note: LMIC = Lower Middle Income Countries as per World Bank classification; VA = Value added  
Sources: State Bank of Pakistan, Pakistan Bureau of Statistics, Ministry of Finance, World Bank

ہے۔ اس مقصد کے لیے حکومت نے پچھلے دو برسوں میں سرمایہ کاری ماحول کو بہتر بنانے کے لیے کئی اصلاحات متعارف کرائی ہیں۔

اصلاحات پر سبک رفتاری سے پیش رفت اور نجکاری کے عمل میں تیزی ان اداروں کے مالیاتی بوجھ کو کم کرنے میں بہت معاون ہوگی۔

اس سلسلے میں کی جانے والی مزید کوششوں میں ایک سرمایہ کاری پالیسی طریقہ یعنی خصوصی اقتصادی زونز کے امکانات کو بروئے کار لانا ہے۔ خصوصی اقتصادی زون کچھ دہائیوں سے دنیا بھر میں موجود ہیں اور چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کے دونوں ملکوں کے مابین کاروباری تعاون بڑھانے کے دوسرے مرحلے پر توجہ کے پیش نظر پاکستان میں انہیں ممتاز حیثیت حاصل ہونے لگی ہے۔ اس سلسلے میں اس رپورٹ میں خصوصی اقتصادی زونز پر ایک خصوصی باب شامل ہے جس میں ضوابطی اور پالیسی کے

آخر، جی ڈی پی کے لحاظ سے سرمایہ کاری کا مسلسل زوال پذیر رجحان پاکستان کی معاشی نمو کے 'بوم بسٹ' چکر کے پس پشت اہم عوامل میں شامل ہے جس میں سرمایہ کاری میں ساتھ ہی ساتھ اضافے کی عدم موجودگی میں معیشت صرف کی بنا پر آنے والے نمو کے عارضی ادوار کو برقرار نہیں رکھ پاتی (شکل 1.9)۔ سرمایہ کاری کی کمی نے معیشت کی پیداواری استعداد کو بگاڑ دیا ہے اور دچکوں سے متاثر ہونے کا امکان بڑھ گیا ہے۔ سرمایہ کاری سرگرمی کی حوصلہ شکنی کرنے والی کلیدی رکاوٹوں سے نمٹ کر اس رجحان کو روکنے کی ضرورت

سرمایہ کاری کی بحالی کے ذریعے بالآخر نمبر پر بھی اثرات مرتب ہوں گے۔ علاوہ ازیں گنجائشی زری پالیسی موقف، مالی سال 22ء کے بجٹ میں نمونہ بڑھانے کے لیے بیان کردہ اقدامات، نیگھر ہاؤسنگ اسکیم جسے عموماً 'میرا پاکستان میرا گھر' اسکیم کہا جاتا ہے کے تحت تعمیراتی صنعت کی بحالی پر حکومت کی توجہ اور اسٹیٹ بینک کی طرف سے مقرر کردہ مکاناتی مالکاری کے لازمی اہداف کے ہمراہ بیرونی طلب میں پھر تیزی آنے سے مالی سال 22ء میں نمو کی مضبوط رفتار کے لیے سازگار صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔

توقع ہے کہ طلب اور رسد دونوں حوالوں سے اس بلند نمو کے حصول میں مدد ملے گی۔ مالی سال 22ء کے بجٹ میں ترقیاتی بجٹ میں بڑا اضافہ رکھا گیا ہے جس سے تعمیرات اور منسلکہ صنعتوں کو بڑھاوا ملے گا۔ اسی طرح بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت سماجی تحفظ کی رقوم میں اضافے سے توقع ہے کہ معاشی طور پر کمزور طبقات کے اخراجات میں بہتری آئے گی۔ کاروباری اداروں کے لیے خام مال اور سرمایہ جاتی اشیاء کے سلسلے میں ٹیکس اور ڈیوٹی کی ترغیبات اور بجلی کی زرعات کی دستیابی سے امکان ہے کہ معاشی سرگرمی بڑھے گی اور نجی سرمایہ کاری کو تقویت حاصل ہوگی۔ پیش گوئی کے مطابق شعبہ زراعت کو خریف اور ربیع کی فصلوں کے لیے امدادی پیکیجز سے مزید فائدہ پہنچے گا اور اس کے خدمات کے شعبے پر بھی مثبت اثرات پڑیں گے۔

توقع ہے کہ قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 7.0 تا 9.0 فیصد کی حدود کے اندر رہے گی۔ اجناس کے انتظام کے بہتر طور طریقوں خصوصاً گندم اور چینی کے ذخائر بڑھانے سے امکان ہے کہ مالی سال 22ء کے دوران رسدی دباؤ کے باعث مہنگائی میں اضافہ قابو میں رہے گا۔ اہم بات یہ ہے کہ بجلی کے نرخوں میں اضافے کے اساسی اثر کے بتدریج ختم ہونے پر عمومی گرانی متوقع طور پر سال کی دوسری ششماہی میں نمایاں طور پر کم ہو جائے گی۔ اس کے باوصف یہ پیش گوئیاں کئی اضافے کے خطرات سے دوچار ہیں جن میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں توقع سے زیادہ اضافہ اور یوٹیلیٹی کے نرخوں کے بڑھنے کا خطرہ شامل ہے۔ یہ حالات ملکی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کی تحریک دینے کے علاوہ مہنگائی پر خاصے دورثانی کے اثرات کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔

مالیاتی شعبے میں حکومت ردوبدل کے اقدامات جاری رکھنے کا منصوبہ رکھتی ہے جن سے تخمینے کے مطابق خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کے 6.3 فیصد تک پہنچنے کا

نقطہ نظر سے ملک میں خصوصی اقتصادی زونز کا جائزہ دیا گیا ہے، انڈسٹریل اسٹیٹس اور ایکسپورٹ پروسیڈنگ زونز کی کامیابی کے فقدان کی کچھ اہم وجوہات پر نظر ڈالی گئی ہے اور پالیسی سفارشات فراہم کی گئی ہیں تاکہ خصوصی اقتصادی زونز ملک میں بیرونی اور ملکی سرمایہ کاریوں کو تحریک دینے کے مطلوبہ مقصد کو حاصل کر سکیں۔

## 1.2 معاشی منظر نامہ

جدول 1.2: اہم معاشی اہداف اور پیش گوئیاں	
مالی سال 22ء	
اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں <sup>2</sup>	ہدف <sup>1</sup>
	فیصد نمو
4.0-5.0	4.8
7.0-9.0	8.0
	ارب ڈالر
30.5-32.5	31.3
26.5-27.5	26.8
62.5-63.5	55.3
	فیصد جی ڈی پی
6.3-7.3	6.3
2.0-3.0	0.7

ماخذ: سالانہ منصوبہ 2021-2022ء، منصوبہ بندی کمیشن؛<sup>2</sup> اسٹیٹ بینک؛<sup>3</sup> وزارت خزانہ

پیش گوئی کے مطابق مالی سال 21ء میں آنے والی معاشی بحالی مالی سال 22ء میں مزید تیز ہوگی۔ یہ امر مالی سال 22ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران مشینری اور خام مال کی درآمدات میں نمایاں اضافے، صارفی مالکاری میں مسلسل توسیع اور بلند تعدد کے طلبی اظہاریوں سے ملکی فروخت میں مضبوط اضافے کے رجحان سے عیاں ہے۔ جزوی طور پر ان حرکیات کو دیکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی ہے کہ جی ڈی پی نمو 5-4 فیصد کی حدود میں ہوگی (جدول 1.2)۔

وائرس کی مختلف شکلوں کے خطرے سے قطع نظر ویکسین لگوائے جانے کے مسلسل عمل سے معاشی سرگرمی کے معمول پر آنے کی امید پیدا ہوئی ہے۔ مالی سال 21-20ء کے دوران کووڈ پھیلنے کے بعد جو پالیسی تعاون فراہم کیا گیا وہ حقیقی معاشی سرگرمی کو بحال کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ خصوصاً اسٹیٹ بینک کی فراہم کردہ نو مالکاری اسکیموں کی وجہ سے امکان ہے کہ نجی

کر گئیں۔ درآمدات میں اضافہ وسیع البینا ہے جو جزوی طور پر معاشی سرگرمی کی بڑھتی ہوئی رفتار، اجناس کی عالمی قیمتوں میں مزید اضافے، زرع اجناس، گاڑیوں اور صرف سے متعلق بیشتر ایشیا کی مسلسل درآمد کی عکاسی کرتا ہے۔ مثبت امر یہ ہے کہ درآمدات میں یہ اضافہ مشینری میں اضافے کی بھی عکاسی کرتا ہے جس میں زیادہ تر ٹی ای آر ایف کا تعاون شامل ہے جو مستقبل میں پیداواری استعداد کو بڑھائے گا۔ اس منظر نامے میں مالی سال 2022ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے 2.0 تا 3.0 فیصد کی حدود میں رہنے کی پیش گوئی ہے۔ تخمینے کے مطابق درآمدی ادائیگیوں میں اضافے کا کچھ حصہ کارکنوں کی ترسیلات زر اور برآمدی وصولیوں میں مسلسل اضافے سے پورا ہو گا۔ خاص طور پر عالمی معیشت کی بحالی کے باعث ترسیلات زر بلند سطح پر رہنے کی توقع ہے۔ اسی طرح بین الاقوامی طلب میں تیزی اور حکومت کی جانب سے ملکی پیداواری لاگت کم کرنے کے لیے کئی ترغیبات کے اعلان سے امکان ہے کہ برآمدی کارکردگی بہتر ہوگی۔ بین الاقوامی فضائی سفر کی کسی حد تک بحالی کے بعد خدمات کا خسارہ بڑھنے کی توقع ہے۔ اس دوران امکان ہے کہ رقوم کی آمد کا منظر نامہ سازگار رہے گا جس کا سبب عالمی ایس ڈی آر اختصاص اور یوروبانڈ سے موصولہ 3.8 ارب ڈالر کے ہمراہ کئی کثیر فریقی اور دو طرفہ قرض گار اداروں سے مزید قرض اور آر ڈی اے سے رقوم کی آمد ہے۔

امکان ہے جبکہ مالی سال 21ء میں 7.1 فیصد تھا۔ اسٹیٹ بینک نے تخمینہ لگایا ہے کہ مالیاتی خسارہ مالی سال 22ء میں جی ڈی پی کے 6.3 تا 7.3 فیصد کی حدود میں ہوگا۔ اس نتیجے کا سبب غیر ترجیحی جاری اخراجات پر مسلسل قابو اور ٹیکس اور نان ٹیکس محاصل دونوں میں اضافہ ہوگا۔ خاص طور پر معاشی سرگرمی میں بھرپور اضافہ ٹیکس محاصل کے لیے مثبت مضمرات کا حامل ہوگا۔ علاوہ ازیں مارچ 2021ء میں اعلان کردہ کارپوریٹ انکم ٹیکس اصلاحات سے امکان ہے کہ مختلف انکم ٹیکس مستثنیات کے خاتمے اور ٹیکس شرحوں کے معمول پر لانے جانے سے ایف بی آر کی ٹیکس وصولی کو تقویت ملے گی۔ اسی طرح ٹیکس انتظام بڑھانے کی مسلسل کوششیں وصولیوں میں اضافہ کریں گی کیونکہ اس سے رسمیت بڑھے گی اور ٹیکس اساس میں توسیع آئے گی۔ جہاں تک نان ٹیکس محاصل کا تعلق ہے، حکومت بنیادی طور پر زیر سماعت مسائل کے تصفیے کے ساتھ گیس انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی) کی وصولی پر انحصار کر رہی ہے۔ مزید برآں، پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں مسلسل اضافہ بھی پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی سے وصولی بڑھا سکتا ہے۔

بیرونی شعبے میں درآمدات کا دباؤ سامنے آ رہا ہے اور پچھلے چار مہینوں میں سے تین (جون، اگست اور ستمبر 2021ء) میں ادائیگیاں 6 ارب ڈالر سے تجاوز